بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ پاکستان کی آبادی کے متعلق نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **تعارف:**

کسی بھی ملک میں عورتوں، بچوں اور آدمیوں کی تعداد کو وہاں کی آبادی تصور کیا جاتا ہے۔ مطالعۂ آبادی سے مراد پیدائش اور اموات کی بدلتی تعداد کسی خاص مقررہ رقت کے دوران ہے۔ ڈیموگرافی یا مطالعۂ آبادی کُل آبادی، علاقائی تعداد، شہری تعداد، تعلیمی استعداد اور آبادی کے بڑھنے کی شرح اور لوگوں کے پیشوں پر منحصر ہے۔

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے۔ جہاں آبادی بڑھنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ آبادی کی شرح کے لیئے معلومات اکھٹی کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔

مردم شماری:

آبادی کے متعلق معلومات اکھٹا کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں ہوئی اور آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

پاکستان کی آبادی:

کُل آبادی: ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کُل آبادی ۱۳۲۳۵۲۲۷۹ ہے۔

رقبہ:	۷۹۶۰۹۶
گنجانی:	۱۶۶ لوگ فی مربع کلومیٹر
تناسب:	۶.۸ لوگ فی گھرانہ
افزائش کی شرح:	۲.۶۷ سالانہ

پنجاب:

پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

آبادی:	۷۳۶۲۱۲۹۰
رقبہ:	۲۰۵۳۴۵ مربع کلومیٹر
گنجانی:	۳۵۸ افراد فی مربع کلومیٹر
شرح:	۵۵.۶۳
فی گھرانہ افراد:	۶.۹

سندھ:

یہ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی:	۳۰۴۳۹۸۹۳

رقبہ: ۱۴۰۹۱۴مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۲۱۸افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۲۳فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶

خیبر پختون خواہ:

یہ صوبہ پہلے سرحد کہلاتا تھا۔ یہ آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۱۷۷۴۳۶۴۵

رقبہ: ۷۴۵۲۱ مربع کلر میٹر

گنجانی: ۱۲۴۸افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۱۴.۴۱فیصد

فی گھرانہ افراد: ۸

بلوچستان:

آبادی: ۶۵۶۵۸۸۵

رقبہ: ۳۴۷۱۹۰مربع کلر میٹر

گنجانی: ۱۲۹افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۴.۹۶فیصد

فی گرانہ افراد: ۶.۷

فاٹا:

آبادی: ۳۱۷۶۳۳۱

رقبہ: ۲۷۲۲۰مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۱۱۷افراد مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۲

اسلام آباد:

آبادی: ۸۰۵۲۳۵

رقبہ: ۹۰۶مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۸۸۹افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶.۲

اختتامیہ:

پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور اس کی روک تھام کے لیئے ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کی شرح خواندگی کیا ہے؟ نیز قومی ترقی میں شرح خواندگی کا کیا کردار ہے؟

جواب: **تعارف:**

پاکستان ایک گنجان آباد ملک ہے جہاں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ پاکستان کی شرح خواندگی بہت کم ہے۔ پاکستان کی خواندگی کی شرح صرف ۴۵ فیصد ہے۔ ہمیں اس کو بڑھانے کے لیئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

پاکستان کی شرح خواندگی:

پاکستان کے ۵۰ فیصد سے زائد لوگ ناخواندہ ہیں۔ اس طرح پاکستان کی آبادی کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ ناخواندگی ملک کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

۱۹۷۲ء کی شرح خواندگی:

۱۹۷۲ء کی شہری مردم شماری کے مطابق پاکستان کی شرح خواندگی ۲۱.۷ فیصد ہے جس میں سے ۳۰ فیصد آدمی اور ۱۱ فیصد عورتیں خواندہ تھیں۔

۱۹۸۱ء کی شرح خواندگی:

چوتھی مردم شماری کے مطابق ۲۶ فیصد شرح خواندگی تھی۔ اس میں مردوں کی شرح خواندگی ۳۵ فیصد جبکہ خواتین کی شرح خواندگی ۱۶ فیصد تھی۔

۱۹۹۸ء کی شرح خواندگی:

پانچویں اور آخری مردم شماری کے مطابق کُل شرح خواندگی ۴۵ فیصد تھی جس میں ۶۲ فیصد مرد اور ۳۶ فیصد خواتین شامل ہیں۔

ملک میں تعلیم کا معیار:

آخری مردم شماری کے مطابق ملک کی تعلیم کا معیار انتہائی کم ہے جس کی اہم وجہ وسائل کی کمی اور ناواقفیت ہے۔

پرائمری لیول سے کم:	۱۸.۳	فیصد
پرائمری لیول:	۳۰.۱۴	فیصد
مڈل لیول:	۲۰.۸۹	فیصد
سیکنڈری لیول:	۱۷.۲۹	فیصد
ہائر سیکنڈری لیول:	۲.۵۶	فیصد
ڈگری لیول:		
سٹیفکیٹ اور ڈپلومہ:	۰.۴۱	فیصد
بی اے۔ بی ایس سی:	۴.۳۸	فیصد
ایم اے۔ ایم ایس سی:	۱.۵۸	فیصد

تعلیم کی ناکافی معیار اور ترقی:

شرح خواندگی ملکی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بلند شرح ناخواندگی کے ساتھ ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تمام ترقی یافتہ ممالک کا شرح خواندگی بلند ہے۔ ملکی ترقی میں شرح خواندگی کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

معاشی ترقی:

ملکی ترقی کے لیئے معاشی استحکام انتہائی ضروری ہے۔ صرف تعلیم یافتہ اور ماہر لوگ ہی ملک کو ترقی کی راہ پر چلا سکتے ہیں۔

افلاس کا خاتمہ:

شرح خواندگی کی بدولت کارخانے بھی بڑھتے ہیں اور ماہر مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ملکی پیداوار میں اضافہ:

تعلیم یافتہ کسان اور مزدور ملکی پیداوار میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

بلند معیار زندگی:

بلند شرح خواندگی لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ملکی فلاح میں حصہ داری:

تعلیم ایک طرح سے ملکی فلاح میں حصہ داری کے مترادف ہے۔ یہ ہر حال میں ترقی کا سبب بنتی ہے۔

جمہوری قدروں کو سمجھنے میں مددگار:

تعلیم جمہوری قدروں کو سمجھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے اور جمہوریت کو تحفظ بھی فراہم کرتی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان میں تعلیم پر توجہ بہت کم دی جارہی ہے۔ اس شعبے کو بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر۳۔ آبادی میں اضافہ اور منتقلی ملکی ترقی کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟

جواب: **تعارف:**

آبادی ہمارے لیئے اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ آبادی میں اضافے سے وسائل متاثر ہوتے ہیں اور ملکی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔

پاکستان محدود وسائل والا ملک ہے۔ ہم آبادی میں اضافے اور منتقلی کو قابو نہیں کر پا رہے اس کی وجہ سے ہمارے ملک میں بہت سے مسائل سر اٹھا رہے ہیں۔

آبادی میں اضافے اور منتقلی کے ملکی ترقی پر اثرات:

آبادی میں اضافے اور دیہات سے شہروں میں منتقلی ملکی ترقی پر مندرجہ ذیل طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۔ **گھروں کی کمی:**

بڑھتی ہوئی آبادی اور منتقلی سے رہائش کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے لوگوں کو آمدنی کا ایک بڑا حصہ کرائے کی صورت میں رہائش کے لیئے دینا پڑتا ہے۔ یا وہ ایسی رہائش گاہوں میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں جہاں یا تو ضروری سہولتیں سرے سے موجود ہی نہیں ہوتی ہیں یا ان کا فقدان ہوتا ہے۔

۲۔ **خوراک کی کمی:**

تمام افراد کو خوراک مہیا کرنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ جب بڑے پیمانے پر لوگ دیہات سے شہروں کی جانب آتے ہیں تو خوراک کی کمی واقع ہوتی ہے۔

۳۔ **صحت وصفائی کے مسائل:**

ملک کے محدود وسائل کے باعث صحت وصفائی پہلے ہی لوگوں کے لیئے بنیادی مسئلہ ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث یہ مسئلہ گھمبیر ہوتا جارہا ہے۔

۴۔ **ناکافی تعلیمی سہولیات:**

آبادی کے اضافے اور منتقلی کی وجہ سے تعلیمی سہولیات بھی ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ اور تفریح سہولتیں ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ شہروں میں منتقلی کے نتیجہ میں ایک کثیر فیصد کو بنیادی شہری سہولتیں مناسب حد تک حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

۵۔ **ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل:**

ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل بھی آبادی میں اضافے اور منتقلی کی وجہ سے بڑھتے جارہے ہیں۔ اور سڑکوں پر ٹریفک جام ہوجاتا ہے۔

۶۔ **بیروزگاری:**

عام طور پر دیہات کے لوگ شہروں کی جانب نوکری کی تلاش میں آتے ہیں اور محدود نوکریوں کے باعث بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ بیروزگاری کے نتیجے میں جرائم میں اضافہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شہروں میں جرائم کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ **آلودگی میں اضافہ:**

۱۔ شہری آبادی پر دباؤ کی وجہ سے صفائی اور حفظان صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔ ماحولیاتی آلودگی بڑھ جاتی ہے کچی آبادیاں، زیادہ ٹریفک، صفائی کا فقدان آلودگی میں اضافے کا باعث ہیں۔ ۳۔ جو کہ انسانی صحت کے لیئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۸۔ **امن وامان کے مسائل:**

پولیس جرائم پر قابو پانے میں ناکام ہوجاتی ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ لوگ خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگتے ہیں۔

اختتامیہ:

حکومت پاکستان کو آبادی میں اضافے کی روک تھام کے لیئے اقدامات کرنے چاہئیں سہولیات اور روزگار کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیئے۔

سوال نمبر ۴۔ **پاکستان میں آبادی کے اضافے کی وجوہات بیان کریں۔ (۲۰۱۱)**

نیز افزائش آبادی سے تعلیم پر اثرات بیان کیجئے۔ (۲۰۱۳)

جواب: **تعارف:**

پاکستان اُن ممالک میں سے ہے جہاں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ اس کے بہت سے وجوہات ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی وجوہات:

i- ناخواندگی:

تقریباً آبادی کا ۵۰ فیصد سے زائد حصہ ناخواندہ ہےاور کوئی معلومات نہیں رکھتا کہ وسائل کتنے ہیں اور ملکی مسائل کیا ہیں۔

ii- غربت:

پاکستان میں لوگ امیر نہیں ہیں۔ وہ اپنی کمائی کرنے والے افراد کی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔

iii- کم عمری میں شادی:

دیہاتوں میں کم عمری کی شادیوں کے باعث بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

iv- اولادِ نرینہ کی خواہش:

بیٹے کی خواہش بھی آبادی میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

v- سماجی اور مذہبی رجحان:

مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہر بندے کے رزق کا ذمہ دار ہے۔ اس لیئے وہ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر یقین نہیں رکھتے۔

vi- بڑا خاندان۔ طاقت کی علامت:

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بڑا خاندان طاقت کی علامت ہے۔ اس وجہ سے بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں آبادی میں اضافے کو گھٹانے کے لیئے ضروری اقدامات میں حکومت کا بھرپور ساتھ دینا چاہیئے۔

سوال نمبر ۵۔ آبادی اور وسائل میں توازن کس طرح قائم رکھا جاسکتا ہے؟

جواب: تعارف:

پاکستان میں آبادی کے تیز اضافے کے باعث وسائل اور آبادی میں توازن نہیں ہے۔ اگر ہم ملکی ترقی کے خواہاں ہیں تو ہمیں یہ توازن قائم کرنا ہوگا۔

آبادی اور وسائل میں توازن کے اقدامات:

آبادی اور وسائل میں توازن کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

(i) معاشی ترقی:

معاشی طور پر مضبوط اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

(ii) قومی وسائل کا بہتر استعمال:

قومی اور دوسرے وسائل بہتر طور پر استعمال کرنے چاہئیں اور انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(iii) مہارت کی ضرورت:

وسائل میں اضافے کے لیئے تربیت یافتہ اور ماہر مزدوروں کی ضرورت ہے۔

(iv) **خواتین کی ترقی:**

تقریباً ۵۰ فیصد ملکی آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ لہٰذا تربیت یافتہ خواتین کو ترقی کے کاموں میں شامل کرنا چاہیئے۔

(v) **روزگار کے مواقع:**

بیروزگاری ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ سارے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے بیروزگاری کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

(vi) **صحت وصفائی:**

صحت وصفائی کی مناسب سہولت لوگوں کو فراہم کرنا چاہیئے۔

(vii) **کارخانے:**

ملک میں زیادہ سے زیادہ کارخانے لگائے جائیں۔

(viii) **آبادی میں اضافے کی روک تھام:**

بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو مختلف پروگراموں کے ذریعے کنٹرول کرنا چاہیئے۔

(ix) **تیکنیکی تعلیم:**

تیکنیکی تعلیم کو فراہم کرنے کے مواقع مہیا کیئے جانے چاہیئں۔

(x) **کاشتکاری کے لیئے علاقہ:**

کاشتکاری کے لیئے مزید علاقے فراہم کر کے بھی اس مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں اپنے وسائل کو بہتر بنانے کے لیئے تمام کوششیں کرنی چاہیئں تاکہ ہمارے ملک کو ترقی ملے۔

سوال نمبر ۶۔ آبادی میں اضافے کے تعلیم اور صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے لیئے ایک اہم مسئلہ ہے۔ صحت اور تعلیم بھی اس مسئلے کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے صحت اور صفائی پر مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تعلیم پر اثرات:

۱۔ **تعلیم کا معیار:**

بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہمارے ملک میں تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہے۔

۲۔ **غیر تسلی بخش پرائمری تعلیم:**

پرائمری تعلیم جو تعلیم کی بنیاد سمجھی جاتی ہے وہ بھی غیر تسلی بخش و غیر معیاری ہے خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔

۳۔ **میڈیکل کالج کے طالبعلموں کا فیل ہونا:**

میڈیکل کالج کے صرف ۶۰ فیصد طالبعلم پہلا سال پاس کر پاتے ہیں۔

۴۔ **غیر تسلی بخش ڈگریاں:**

ہمارے ملک کی ہائر ڈگریاں دوسرے ممالک میں تسلیم نہیں کی جاتیں۔

۵۔ **تعلیمی پروگراموں کا معیار:**

تعلیمی پروگراموں کا معیار اور مدت دونوں ہی غیر تسلی بخش ہیں۔

صحت:

۱۔ **سہولیات کی کمی:**

ہمیں صحت کے حوالے سے سہولیات میں خاص کمی کا سامنا ہے خاص طور سے دیہی علاقوں میں۔

۲۔ **ڈاکٹروں کا دیہی علاقوں میں کام کرنے سے گریز:**

ڈاکٹر عام طور پر دیہی علاقوں میں کام کرنے سے کتراتے ہیں۔

۳۔ **ذاتی کلینک:**

سرکاری ڈاکٹروں کے ذاتی کلینک اُن کے سرکاری کام کو متاثر کرتے ہیں۔

۴۔ **پرائیویٹ ہسپتالوں کی فیس:**

پرائیویٹ ہسپتال زیادہ فیس وصول کرتے ہیں جو کہ عام آدمی کی قوت سے باہر ہوتی ہے۔

۵۔ **دوائیوں کی عدم دستیابی:**

پاکستان میں زیادہ تر ادویات مہنگی ہیں اور بازار میں بھی نہیں ملتیں جس کی وجہ سے عام آدمی کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

۶۔ **بچوں کی شرح اموات:**

سہولیات کی کمی اور وسائل کی کمی کے باعث بچوں کی شرح اموات بہت زیادہ ہے۔

حکومتی اقدامات:

محدود وسائل اور آبادی میں تیز تر اضافے کے باوجود پاکستانی حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ اسکول کالج کھول کر تعلیمی سہولیات کو بہتر بنایا جائے اس کے لیئے تقریباً ۵ ملین کا سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔

صحت کے حوالے سے بھی حکومت نے بہت سے مراکز قائم کیئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی کے نئے قوانین متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ ہسپتالوں کو ادویات فراہم کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کی حکومت بہت سے اقدامات کر کے ان سہولیات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔